ادارہ

افکار و تاثرات بنام مدیر

مجموعہ مکاتیب مشاہیر ۔۔۔ قدر شناسوں کی نظر میں

حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحبؒ
مدیر ماہنامہ ''وفاق المدارس'' و ماہنامہ ''حیاۃ ڈائجسٹ''

حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحب کے ''الحق'' و ''مشاہیر'' پر تاثرات

استاذ العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا نام گرامی محتاج تعارف نہیں، وہ ایک ہمہ پہلو شخصیت ہیں اور ان کی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے، ویسے تو وہ پاکستان میں ایک سیاسی اسلامی رہنما کی حیثیت سے بھی شہرت رکھتے ہیں اور عوام کی ایک بڑی تعداد میں ان کی شناخت کا یہی حوالہ معروف ہے......لیکن اس ناکارہ کے نزدیک ان کی شخصیت کا علمی حوالہ اس سے کہیں بلند ہے۔

''دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک'' پاکستان ہی نہیں برصغیر پاک و ہند کا بڑا دینی ادارہ ہے، جہاں سے ہر سال دستار فضیلت حاصل کرنے والے فضلاء کی تعداد ایک ہزار سے زاید ہوتی ہے......ملک وملت کے کئی ممتاز رہنما اسی ادارے کے فاضل اور تربیت یافتہ ہیں، جہادِ افغانستان کی صف اول کی قیادت یہیں کی خوشہ چین رہی، مولانا محمد نبی، مولانا یونس حقانی، پروفیسر سیاف اور مولانا جلال الدین حقانی، اسی چشمہ فیض سے وابستہ رہے اور ''دارالعلوم حقانیہ'' ہی کی نسبت سے خود کو حقانی کہتے رہے۔ حال ہی میں عالمی سطح پر شہرت پانے والا ان ہی رجال باصفا کا ''حقانی نیٹ ورک'' ہے، جو طاغوتی قوتوں کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔

پاکستان میں اسلامی سیاست کے صفِ اول کے رہنما حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی اسی ''دارالعلوم حقانیہ'' کے فاضل ہیں، انہوں نے علوم دینیہ کی تقریبا ساری تعلیم یہیں حاصل کی اور نو سال تک یہاں سے طالب علمانہ فیض اٹھاتے رہے۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے جس انداز سے اپنے عظیم والد کے بعد اس ادارے کو بڑھایا، سنوارا اور اس کے فیض کو عام کرنے کے لیے ممتاز محدثین اور اساتذہ کو جمع کر کے وہاں کے منصب درس و تدریس کی رونقوں کو نہ صرف یہ

کہ بحال رکھا بل کہ اسے مزید جلا بخشی ، یہ ان کے تدبر، فہم وبصیرت، علمی ذوق، علمی میراث کے تحفظ اور اہل علم کی قدر دانی کا ایک نمونہ ہے، انہوں نے اس علمی ادارے کی آبیاری میں سیاسی پکڈنڈیوں کے پیچ وخم اور ذاتی پسند و ناپسند سے بالا ہو کر بڑی وسیع الظرفی کا مظاہرہ قائم رکھا، ان کی اسی مدبرانہ پالیسی اور مومنانہ صفات کا نتیجہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ آج بھی طالبانِ علوم نبوت اور اہل حق کے سیلِ رواں کا پاکستان میں سب سے بڑا مرجع ہے۔

مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا ایک بڑا کارنامہ ماہنامہ ''الحق'' کا اجراء ہے جو گذشتہ چالیس سال سے روشنی بکھیر رہا ہے، ''الحق'' نے ایوانوں اور بیابانوں میں حق کی صدا بلند کی اور عرصے تک ویران راستوں کے اندھیروں میں قندیلِ ایمانی بنا رہا، نہ جانے بھٹکے ہوئے کتنے مسافر اس سے درست سمتوں کی رہنمائی لیتے رہے!!

''الحق'' کا جب بھی ذکر آتا ہے، مجھے فکر و خیال، عمر رفتہ کی تلخ وشیریں حقیقتوں سے آزاد کر کے بچپن کی حسین کائنات کی دل کشیوں میں لے جاتا ہے...... دریائے اباسین کے ساتھ گاؤں کی مسجد، جہاں لکڑی کی سیاہ رنگ کی الماری کے اوپر ''الحق'' کی جلدیں پڑی رہتیں، انہیں اٹھاتا، عمر ابھی گیارہ بارہ برس ہی ہوگی، ان میں مولانا سمیع الحق صاحب کے ولولہ انگیز اداریے پڑھتا، ان کے قلم کی روانی وسلاست اور مدوجزر کی حلاوت آج تک محسوس ہو رہی ہے، اس مسجد کے بورزہ پر بیٹھ کر خان بابا غازی کابلی کے مضامین پڑھے، مولانا شمس الحق افغانیؒ کی تحریریں دیکھیں، مضطر عباسی، مولانا انظر شاہ کشمیریؒ کی تحقیقات نظر سے گذریں، مولانا عبدالحق صاحبؒ کے مواعظ ونصائح کا مطالعہ کیا اور مدینہ منورہ میں مقیم اپنے خاندان کے بزرگ مولانا عبدالغفور عباسیؒ کی اصلاحی مجالس اور ملفوظات سے مستفید ہوا، جنہیں مولانا سمیع الحق صاحب نے وہاں رہ کر قلم بند کیا، آزادی ہند کے رہنما حضرت مولانا عزیز گل صاحبؒ، نابغۂ روزگار محدث مولانا نصیر الدین غورغشتوی اور سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ ومحدث مارتونگ بابا سے تعارف ہوا...... یہیں پر استاذ محترم مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی وہ نظم پڑھی جو انہوں نے چاندنی رات میں دریائے کابل کی سیر کرتے ہوئے کشتی میں مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر احباب کو سنائی تھی، جس کا سرنامہ ہے

تو حسن کا پیکر ہے تو رعنائی کی تصویر مخمور بہاروں کے حسین خوابوں کی تعبیر
درخشاں ہے تیرے ماتھے پہ آزادی کی تصویر اے وادیٔ کشمیر ، اے وادیٔ کشمیر

''الحق'' نے علمائے سرحد کی سوانح وحیات اور ان کے علمی کارناموں کے تعارف میں بھی مرکزی کردار ادا کیا اور علم وہنر کے گم نام گنج ہائے گراں مایہ ''الحق'' ہی کے ذریعے متعارف ہوئے، ''الحق'' کے معیار کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک زمانہ میں اردو کے نامور ادیب اس پر بحث کر رہے تھے کہ اردو رسائل وجرائد میں سب سے عمدہ نثر کس رسالے کی ہے، اس مجلس میں پروفیسر حسن عسکری بھی تھے، سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اکوڑہ خٹک کا ''الحق'' سب سے بہترین نثر کا حامل رسالہ ہے۔ اردو کے نامور محقق اور بے نظیر ادیب مشفق خواجہ مرحوم کی مجلسوں میں یہ ناکارہ جاتا رہا، ''الحق'' کا ذکر بڑی عقیدت واحترام